ہدایاتِ نبویؐ

عبدالبدیع صقر/ ترجمہ: عاصم نعمانی

'سنت' اس عمل کو کہتے ہیں جو صحیح سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درج ذیل تین طریقوں سے ثابت ہو: ● آپؐ کا ارشاد مبارک ہو ● آپؐ نے خود کوئی کام کیا ہو ● اور وہ عمل جو آپؐ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپؐ نے اسے دیکھ کر سکوت فرمایا ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ (الحشر ۵۹:۷) جو کچھ رسولؐ تمھیں دے وہ لے لو۔ اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رُک جاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء ۴:۸۰) جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم ۵۳:۳-۴) وہ، (یعنی محمدؐ)، اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتے، یہ تو وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بے شمار ابدی اور لازوال نصیحتوں سے بھری ہوئی ہے، مگر اس مقام پر ہم نے اختصار کے پیشِ نظر اس بحرِ بے کراں میں سے صرف چند احادیثِ صحیحہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

□ رجوع الی اللہ: حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضورؐ ہمارے ساتھ نماز ادا فرما چکنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور نہایت مؤثر انداز میں تقریر

فرمائی، جسے سن کر سامعین آب دیدہ ہوگئے، دلوں پر رقّت طاری ہوگئی اور جسم میں کپکپی پیدا ہوگئی۔ اس حالت کو دیکھ کر ایک صاحب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جس انداز میں آپؐ نے یہ وعظ فرمایا ہے گویا کہ یہ آپؐ کا آخری وعظ ہے، تو اسی طرح ہمیں کوئی اور نصیحت فرمائیں۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمھیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اور یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ تم (اپنے امام یا خلیفہ کی بات) سنو، اور اس کی اطاعت کرو خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد جو لوگ زندہ رہیں گے وہ بہت سے اختلافات دیکھیں گے۔ اس لیے تمھیں چاہیے کہ ان اختلافات کے وقت تم میری سنت اور خلفاے راشدین کے طریقے کی پیروی کرو۔ (میری سنت اور میرے خلفا کے طریقے کو) اچھی طرح مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو، نئے نئے کاموں سے بچو، کیونکہ شریعت کے معاملات میں ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بیٹے، اگر تجھ سے ہوسکے کہ صبح اس حال میں کرے کہ کسی کے متعلق تیرے دل میں کوئی کینہ نہ ہو، اور شام بھی اسی حالت میں کرے، تو اس پر ضرور عمل کر''۔

حضوؐر نے فرمایا: ''اے بیٹے، اور یہ بات جو ابھی کہی گئی ہے، میری سنت ہے (یعنی میرے صبح و شام اسی طرح گزرتے ہیں کہ میرے دل میں کسی کے متعلق کوئی کینہ نہیں ہوتا)۔ جو میری سنت سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، اور جو میرے ساتھ محبت کرتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

□ **نماز کی تاکید**: حضرت ابو درداؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل (حضورؐ) نے مجھے نصیحت فرمائی کہ: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھیرانا، چاہے ٹکڑے کر دیے جائیں یا تجھے جلا ڈالا جائے۔ اور جان بوجھ کر فرض نماز کبھی ترک نہ کرنا، اس لیے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی اللہ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اور شراب نہ پینا کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے''۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے علیؓ! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا: ○ نماز میں، جب اس کا وقت آجائے ○ جنازے میں، جب سامنے آجائے ○ اور بے خاوند والی عورت کے نکاح میں، جب اس کا مناسب رشتہ مل جائے''۔

□ موت کی تیاری: حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں مسافر یا ایک راہ گزر کی طرح رہو''۔ اور حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ: ''جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ اور بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جانو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو''۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وصال سے تین دن پہلے میں نے حضوؐر کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص کو اس حالت میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھتا ہو''۔

□ تسبیح کی فضیلت: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا بیان ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کمانے کی طاقت رکھتا ہے؟'' اس پر حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوال کیا: ''یہ کس کے بس میں ہے کہ روزانہ ہزار نیکیاں کما سکے؟''

اس پر حضوؐر نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز سو بار سبحان اللہ پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا اس کے ہزار گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔

□ توبہ و استغفار: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

- اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر بھی اس بات کو حرام کر لیا ہے کہ میں کسی پر ظلم کروں، اور میں نے تمھارے اوپر بھی حرام کر دیا ہے کہ تم ایک دوسرے پر ظلم کرو۔ اس لیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔
- اے میرے بندو! تم سب کے سب گم کردۂ راہ ہو سوائے اس کے جسے میں راہ دکھاؤں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمھیں سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔
- اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو، مَیں تم کو دوں گا۔
- اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں پہناؤں، پس مجھ سے ہی لباس مانگو، میں تمھیں لباس عطا کروں گا۔

- اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمھارے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہوں، پس تم مجھ سے معافی مانگو میں تمھیں معاف کر دوں گا۔
- اے میرے بندو! تمھارے بس میں نہیں ہے کہ مجھے کوئی نقصان پہنچا سکو اور نہ تم مجھے کوئی فائدہ ہی پہنچ سکتے ہو۔
- اے میرے بندو! اگر تمھارے تمام اگلے پچھلے لوگ اور تمام انس و جن تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار انسان کی طرح بھی ہو جائیں، تو اس سے میری سلطنت میں ذرہ سا بھی اضافہ نہیں ہوسکتا۔
- اے میرے بندو! اگر تمھارے تمام اگلے پچھلے لوگ اور تمام انسان اور تمام جن تم میں سے سب سے زیادہ گناہ گار انسان کی طرح بھی ہو جائیں، تو میری سلطنت میں اس سے کوئی نقص نہیں آ سکتا۔
- اے میرے بندو! اگر تمھارے اگلے پچھلے لوگ اور تمام انسان اور تمام جن ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے سوال کرے اور میں ہر ایک کو اس کے مطالبے کے مطابق دیتا جاؤں، تو میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی واقع نہیں ہوسکتی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لینے سے اس کے پانی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔
- اے میرے بندو! تمھارے اعمال میرے پاس محفوظ ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس اس وقت جو بھلائی پائے وہ کہے 'الحمدللہ' اور جو بھلائی کے سوا کچھ اور پائے، تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

□ **گھر سے نکلتے وقت کی دُعا:** حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللہِ ،تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ ، اَللّٰھُمَّ اِنَّـا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَذِلَّ اَوْ نَضِلَّ، اَوْ نَظْلِمَ، اَوْ نُظْلَمَ، اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا، اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے اس کے نام سے آغاز کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم (راہِ حق سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں، کسی پر ظلم کریں یا خود گرفتارِ ظلم ہو جائیں اور

نادانی کریں یا ہمارے ساتھ کوئی نادانی کرے۔

▫ ادائے قرض کی دُعا: حضرت ابوسعید خدریؓ کے بقول ایک شخص نے حضوؐر کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! رنج وغم اور قرض میرے ساتھ چپک کر رہ گئے ہیں۔ حضوؐر نے فرمایا: ''کیا تجھے ایسا کلام نہ سکھا دوں جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا غم بھی دُور کردے اور تیرا قرض بھی ادا ہوجائے؟''

ان صاحب نے کہا: ''یارسولؐ اللہ! وہ کلام ضرور سکھایئے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ، اے اللہ میں رنج وغم سے، درماندگی اور کاہلی سے، اور قرض کے بار اور لوگوں کے جبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

وہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ ''میں حضوؐر کی ہدایت کے مطابق اس دعا کو پڑھتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دُور فرما دیا اور قرض بھی ادا ہوگیا''۔

▫ عام دُعا: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو مصائب کی کشاکش سے، بدبختی میں پھنس جانے سے، بُرے انجام سے اور ایسی حالت سے جسے دیکھ کر دشمن ہنسے (یعنی یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ)۔

▫ دس نصیحتیں: حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس نصیحتیں فرمائیں: آپؐ نے فرمایا:

- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھیراؤ، چاہے تمھیں قتل کردیا جائے یا جلا ڈالا جائے۔
- ہرگز اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو، چاہے وہ بیوی بچوں اور گھربار سے دست بردار ہونے کا حکم دیں۔
- جان بوجھ کر فرض نماز ہرگز ترک نہ کرو۔ کیوں کہ جو شخص فرض نماز بالارادہ ترک کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہے۔

- کبھی شراب نہ پیو، اس لیے کہ شراب تمام بے حیائیوں اور فواحش کی بنیاد ہے۔
- اللہ کی نافرمانی سے بچو، اس لیے کہ نافرمانی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی موجب ہے۔
- معرکۂ جہاد میں دشمن کے مقابلے سے کبھی راہِ فرار اختیار نہ کرو، خواہ لشکر کے تمام لوگ ہلاک ہوجائیں اور تم تنہا رہ جاؤ۔
- جب کوئی وباے عام پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو، تو وہیں ٹھیرے رہو۔
- اپنے اہل وعیال پر اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرو۔
- اہل وعیال کی اخلاقی اور دینی تعلیم وتربیت کی خاطر اگر سختی کرنی پڑے تو حسبِ ضرورت اس سے بھی دریغ نہ کرو اور ان کو اللہ سے ڈرایا کرو۔

□ **جہاد کی فضیلت:** حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کی راہ میں نکلا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کا ضامن اور متکفل ہوں۔ کیوں کہ وہ اسی لیے تو نکلا ہے کہ وہ مجھ پر پختہ ایمان رکھتا ہے اور میرے رسولوںؑ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لیے میں اسے اجر کا مستحق بنا کر اور مال غنیمت دے کر لوٹاؤں گا اور (مرجانے یا قتل ہوجانے کی صورت میں) اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا ومافیہا سے بہتر ہے''۔

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی غازی کے لیے سامانِ جہاد مہیا کیا تو گویا اس نے خود جہاد کیا، اور جو شخص کسی غازی کے گھر کی دیکھ بھال کرتا رہا تو گویا اس نے بھی جہاد کیا''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہید ہوجانے سے قرض کے سوا، تمام گناہ مٹادیے جاتے ہیں''۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے خوف سے روتا ہے، اس کا جہنم میں جانا ایسا ہی (ناممکن) ہے جیسے دودھ کا تھنوں میں واپس چلا جانا، اور جس بندے پر راہِ خدا میں گردِ راہ چڑھی ہو، اس کو جہنم کی تپش نہیں پہنچ سکتی، اور

اسی طرح بخل اور ایمان کسی مسلمان کے دل میں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے''۔

□ ملاقات کے آداب: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو مسلمان جب ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کو بخش دیا جاتا ہے''۔

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے احترام میں لوگوں کے کھڑے ہو جانے پر خوش ہوتا ہو، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

□ کلمۂ خیر: حضرت بلال بن حارثؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کلمۂ خیر کہتا ہے اور نہیں جانتا کہ اس کے اثرات کہاں کہاں پہنچتے ہیں۔ اس کے صلے میں اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اپنی خوش نودی لکھ دیتا ہے۔

اسی طرح ایک دوسرا آدمی جو ایک کلمۂ شر (بُری بات) کہتا ہے جس کے دُور رس نتائج کو وہ نہیں جانتا۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے اور قیامت تک اس کے لیے یہی کیفیت رہتی ہے''۔

□ مومنین کے اخلاق: حضرت اسماء بنت یزیدؓ کا بیان ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرنے سے دوسروں کو منع کیا، اللہ ضرور اسے دوزخ کی آگ سے بچائے گا''۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسولؐ اللہ! مجھے نصیحت فرمائیے''۔

آپؐ نے فرمایا: ''میں تمھیں خشیت الٰہی کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس خصلت کے اختیار کرنے سے تمھارے ہر کام میں زینت اور خوش نمائی پیدا ہو جائے گی''۔

میں نے عرض کیا: ''کچھ اور بھی نصیحت فرمائیے''۔

آپؐ نے فرمایا: ''قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ عزّوجل کا ذکر اپنے اُوپر لازم کرلو۔ ایسا کرنے سے آسمانوں میں تمھارا ذکر کیا جائے گا اور زمین میں یہ عمل تمھارے لیے روشنی کا باعث ہوگا''۔

میں نے عرض کیا: ''کچھ مزید فرمائیے''۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''خاموش رہنے کی عادت ڈالو کیونکہ یہ شیطان سے بچنے کا ہتھیار اور دین کے معاملے میں مددگار ہے''۔

میں نے مزید عرض کیا کہ کچھ اور فرمایئے، تو حضورؐ نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل مردہ اور آدمی کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے''۔

میری مزید گزارش پر حضوؐر نے فرمایا: ''ہمیشہ سچ بات کہو چاہے تلخ ہو''۔

میں نے پھر عرض کیا، تو حضوؐر نے فرمایا: ''اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو''۔

میں نے کہا: ''نصیحت میں مزید اضافہ فرمایئے''۔

حضوؐر نے فرمایا: ''اپنے عیبوں اور گناہوں پر نظر رکھو تاکہ دوسروں کی عیب جوئی سے بچے رہو''۔

بخاری، ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امن واطمینان کے ساتھ صبح کرے، اور اس کا جسم بھی درست اور تندرست ہو، اور اس دن کی خوراک بھی اس کے پاس ہو، تو گویا دنیا کی تمام ہی نعمتیں اسے مل گئیں''۔

□ **غیبت کی بُرائی**: حضرت ابوسعیدؓ وحضرت جابرؓ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے''۔

لوگوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! وہ کیسے؟

آپؐ نے فرمایا: ''آدمی زنا کے ارتکاب کے بعد جب توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، لیکن جب کوئی آدمی غیبت کرتا ہے تو اسے اس وقت تک معاف نہیں کیا جاتا جب تک وہ شخص معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی تھی''۔

□ **اپنی قوم کی عصبیت**: ایک خاتون کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ (ان کے والد کہتے ہیں) کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آدمی کا اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت ہے؟''

آپؐ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ عصبیت یہ ہے کہ کوئی آدمی ناحق اپنی قوم کی حمایت کرے''۔

□ **عمل میں اخلاص**: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: ''میں تمھیں اپنی امت کے کچھ ایسے لوگوں کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو قیامت کے دن میدانِ حشر میں تہامہ کے پہاڑوں کی مانند بلند، اچھے اعمال لے کر آئیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کا سب کیا دھرا غبار کی

طرح اُڑا دے گا''۔

حضرت ثوبانؓ نے کہا: یا رسولؐ اللہ! ان لوگوں کی کوئی واضح نشانی بیان فرمایئے اور ان کے طرزِعمل کی وضاحت فرمایئے تاکہ ہم نادانستگی کی بنا پر ان جیسے نہ ہو جائیں، اور ہم ان سے بچ سکیں۔

حضورؐ نے فرمایا: ''وہ لوگ تمھارے ہی جیسے اور تمھارے بھائی ہی ہوں گے۔ وہ تمھاری طرح راتوں کو عبادت کریں گے لیکن اللہ کی مقرر کی ہوئی حدودِ حلال وحرام کی کوئی پروا نہیں کریں گے اور انھیں پامال کرتے رہیں گے''۔

□ ہمسایے کا حق: حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ دونوں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت جبریلؑ ہمسایے کے بارے میں مجھے مسلسل تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ اسے وراثت میں حصہ دار بنا دیا جائے گا''۔

□ والدین کے حقوق و آداب: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یارسولؐ اللہ! میری خدمت اور رفاقت کا سب سے بڑھ کر حق دار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: 'تیری ماں'۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: 'تیری ماں'۔ اس نے تیسری بار پھر یہی سوال کیا کہ پھر کون؟ حضورؐ نے فرمایا: 'تیری ماں'۔ چوتھی بار جب اس نے یہی سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: 'تیرا باپ'۔

دوسری حدیث میں یہ اضافہ ہے: ''پھر جو تجھ سے زیادہ قریب ہو وہ تیری رفاقت کا حق دار ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: ''والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے''۔

صحابہؓ نے عرض کیا: ''یا رسولؐ اللہ! ایسا کون ہے جو والدین کو گالی دے''۔

آپؐ نے فرمایا: ''وہ شخص ہے جو کسی کے والدین کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو گالی دے۔ گویا اس نے اپنے والدین کو گالی دلائی''۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضوؐر نے فرمایا: ''باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ صلۂ رحمی سے پیش آنا اور ان سے اچھا سلوک کرنا بہت بڑی نیکی ہے''۔

حضرت انسؓ حضوؐر سے روایت کرتے ہیں کہ ''جو شخص رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ صلۂ رحمی کرے''۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نیک اور

اطاعت گزار بیٹا اپنے والدین کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے''۔

صحابہؓ نے سوال کیا: اگر کوئی شخص سو بار اپنے والدین کو بنظر محبت دیکھے تو کیا پھر بھی اسی طرح ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں، ہر نظر کے بدلے حجِ مبرور کا ثواب دیا جائے گا، اللہ اکبر و اطیب (اللہ بہت بڑا اور ہر عیب سے پاک ہے)''۔

▫ تعاون و رحم: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شوہر والی اور بے سہارا خاتون اور کسی مسکین کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے''۔ راوی کہتے ہیں کہ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''اور وہ اس شب زندہ دار کی مانند ہے جو راتوں کو نماز پڑھتے پڑھتے تھکتا نہ ہو، اور اس دائمی روزہ دار کی طرح ہے جو کبھی روزہ افطار نہ کرتا ہو''۔

حضرت سہل بن سعدؓ کے مطابق رسول کریمؐ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا (خواہ وہ یتیم اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا غیر) جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے شہادت کی اور بیچ کی انگلی (حضورؐ نے ان دونوں انگلیوں کو کھول کر اور ان میں کشادگی رکھ کر بتایا کہ جس طرح ان دونوں کے درمیان برائے نام فاصلہ ہے، اسی طرح یتیم کی کفالت کرنے والے کے درمیان اور میرے درمیان فاصلہ ہوگا)''۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان والوں کا تعلق دوسرے ایمان والوں کے ساتھ ایک عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیے کہ وہ باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پھر آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور بتایا کہ اس طرح مسلمانوں کو باہم متحد رہنا چاہیے''۔

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: ''جس نے مظلوم کی مدد کی، اللہ کے ہاں اس کے لیے ۷۳ مرتبہ بخشش اور مغفرت لکھ دی جاتی ہے، جن میں سے ایک مغفرت کے نتیجے میں اس کی دنیا سنور جاتی ہے اور باقی ۷۲ بخششیں روز قیامت کے لیے محفوظ رہ جاتی ہیں''۔

◻ بے لوث محبت: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری عظمت وجلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے؟ آج، جب کہ میرے سایے کے سوا کہیں سایہ نہیں ہے، میں انھیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا''۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ جن کی اللہ کے یہاں قدرومنزلت کو دیکھ کر انبیاؑ اور شہدا بھی رشک کریں گے، حالانکہ وہ لوگ نہ نبی ہوں گے نہ شہید''۔

صحابہ کرامؓ نے سوال کیا: ''یارسولؐ اللہ! ہمیں بتایا جائے کہ وہ نیک بخت اور سعادت مند لوگ کون ہوں گے؟''

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی ہدایت کی وجہ سے آپس میں اُلفت ومحبت رکھتے ہیں، حالاں کہ ان میں قرابت داری بھی نہیں ہے اور نہ کوئی مالی مفادات ہی ان کے پیشِ نظر ہیں۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے بلکہ سراسر نُور ہوں گے۔ جب لوگ قیامت کے روز حساب کتاب سے ڈر رہے ہوں گے اس وقت وہ بے خوف اور مطمئن ہوں گے اور دوسرے لوگوں کی طرح وہ کسی قسم کے رنج وغم سے دوچار نہ ہوں گے۔ پھر آپؐ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآئَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o(یونس ۱۰:۶۲) سنو! جو اللہ کے دوست ہیں نہ انھیں کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

◻ عداوت: حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک کلام کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دو مسلمان بھائی آمنے سامنے ہوں تو ایک ادھر کو منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری سمت رخ کر لے۔ ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے''۔

حضرت اُمِ کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرانے اور اصلاح کی غرض سے ایک

دوسرے کو اچھی بات پہنچائے (یعنی دروغ مصلحت آمیز سے کام لے)''۔

مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت اُم کلثومؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ کو تین مواقع پر ایسی بات کی رخصت عطا فرماتے سنا جسے لوگ جھوٹ میں داخل سمجھتے ہیں۔ ایک میدان جنگ میں دشمن کے ساتھ چال، دوسرے لوگوں میں اصلاح کی غرض سے کوئی خلاف واقعہ بات کہنا، اور تیسرے وہ خلافِ واقعہ بات جو شوہر بیوی سے اور بیوی شوہر سے (ایک دوسرے کو راضی کرنے کے لیے) کرے''۔

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا: ''اے لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہو لیکن ایمان ابھی تمھارے دلوں میں پوری طرح اُترا نہیں ہے، مخلص مسلمانوں کو ستانے، انھیں عار دلانے، شرمندہ کرنے اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رہو۔ کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کمزوریوں کی ٹوہ لگاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے یہی رویہ اختیار فرماتے ہیں۔ اور جس کسی کی کمزوری پر اللہ کی نظر ہو وہ اسے ظاہر فرما دیتا ہے چاہے وہ کسی محفوظ مقام میں جا بیٹھے''۔

□ **میانہ روی**: حضرت عبداللہؓ بن سرجس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''اچھی سیرت، وقار اور اطمینان کے ساتھ کام انجام دینے کی عادت اور میانہ روی، نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے''۔

حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز میں میانہ روی اچھی ہے مگر آخرت کے معاملے میں میانہ روی کے بجائے مسابقت اور تیز روی سے کام لینا چاہیے''۔

□ **حیا اور اخلاق**: حضرت عمرؓ بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیا صرف خیر ہی لاتی ہے''۔

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں کہ ''حیا خیر ہی خیر ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے مجھے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں''۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''تم جہاں اور جس حال میں ہو، یعنی خلوت میں ہو یا جلوت میں، اللہ سے ڈرتے رہو، اور تم سے کوئی برائی سرزد ہوجائے تو فوراً کوئی نیکی کرو کہ وہ اس کی تلافی کردے گی۔ اور اللہ کے بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ''۔

حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: ''حیا اور ایمان، دونوں ہمیشہ ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک اٹھا لیا جائے تو دوسرا خود بخود اُٹھ جاتا ہے''۔ (مطلب یہ ہے کہ حیا ایمان کا لازمی تقاضا ہے)۔

□ **تکبّر اور غصّہ:** حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ''ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمایئے۔

حضورؐ نے فرمایا: ''غصہ مت کیا کرو''۔

اس شخص نے اپنی بات کئی بار دہرائی کہ مجھے نصیحت فرمایئے مگر آپؐ نے ہر بار یہی فرمایا کہ ''غصہ مت کیا کرو''۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ کی آگ میں نہ جائے گا، اور وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا''۔

□ **ظلم:** حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: ''ظلم قیامت کے روز ظالم کے لیے اندھیرے بن جائیں گے''۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (ایک مدت تک وہ لوگوں پر ظلم کرتا رہتا ہے)۔ پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ (ھود ۱۱:۱۰۲) اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ شدید اور دردناک ہوتی ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مظلوم کی بددُعا سے بچو۔ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق دار کا حق نہیں روکتا (یعنی اسے اس کا حق مل جاتا ہے)''۔

▫ امر بالمعروف: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی منکر (بُرے کام) کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اسے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روکے، اور اگر اس کی قدرت بھی نہ ہو تو دل میں اسے بُرا جانے اور یہ (تیسرا درجہ) ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''۔

حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں: ''اے لوگو، تم قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے ہو'':

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ (المائدہ۵: ۱۰۵) اے ایمان لانے والو اپنی فکر کرو، کسی دوسرے کی گمراہی سے تمھارا کچھ نہیں بگڑتا اگر تم خود راہِ راست پر ہو۔

ابن ماجہ اور ترمذی کی روایت کے مطابق آپؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جب لوگ کسی منکر کو دیکھیں اور اسے روکنے کی کوشش نہ کریں تو اللہ کے عذاب کا انتظار کریں''۔

ابو داؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ ''جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کو ظلم سے روکنے کے لیے اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو اللہ تعالیٰ کے عذابِ عام کا انتظار کریں''۔

ابو داؤد کی ایک اور روایت اس طرح ہے: ''جس قوم میں گناہوں اور معاصی کا ارتکاب عام ہو جائے اور اس قوم کے لوگ اسے روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکیں، تو وہ اللہ کے عذابِ عام کا انتظار کریں''۔

▫ دُنیا: حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں لوگ فریب کھا جاتے ہیں (یعنی ان کی قدر نہیں کرتے)۔ ایک صحت و تندرستی اور دوسری فرصت''۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ ان چیزوں

سے ڈھانپ لی گئی ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔ اور جنت ان چیزوں سے ڈھانپی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں''۔

حضرت ابن عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خدا کی قسم! میں تمھارے بارے میں فقر اور غربت سے نہیں ڈرتا لیکن میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر اس طرح کشادہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئی تھی (یعنی مال و دولت اور ساز و سامان کی فراوانی تمھیں حاصل ہو جائے)۔ پھر تم اس میں ایسی رغبت اور دل چسپی لینے لگو جیسی اگلے لوگوں نے لی تھی، اور یہ عمل تمھیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے جس طرح انھیں ہلاک کیا تھا''۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سیکھ لے اور ان پر عمل کرے یا آگے ایسے آدمی کو سکھائے جو ان پر عمل پیرا ہو؟''

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! میں وہ کلمات سیکھنا چاہتا ہوں۔ پس حضوؐر نے میرا ہاتھ پکڑا اور گن کر پانچ باتیں بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا:

- & اللہ کی حرام کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیزوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تو تم سب سے زیادہ عبادت گزار شمار ہو گے۔
- & اللہ نے جو کچھ تمھاری قسمت میں لکھا ہے اس پر راضی ہو جائے، تو تم سب بے بڑھ کر غنی ہو گے۔
- & پڑوسی پر احسان کرو، تو تم سچے مومن بن جاؤ گے۔
- & دوسروں کے لیے وہی پسند کرو، جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، تو تم اچھے مسلمان بن جاؤ گے۔
- & اور زیادہ نہ ہنسا کرو۔ اس لیے کہ زیادہ ہنسی دل کو مُردہ کر دیتی ہے۔

□ **حصولِ دولت کی غیرمعمولی کوشش:** حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! ہر وہ عمل جو جنت کے قریب کرنے والا ہے اور دوزخ سے دور کرنے والا ہے، میں تمھیں بتا چکا ہوں اور اس پر عمل کرنے کا حکم دے چکا ہوں۔ اسی طرح ہر وہ کام جو دوزخ کے قریب کرنے والا اور جنت سے دُور کرنے والا ہے اس سے بچنے کا

حکم دے چکا ہوں۔ اور مجھے حضرت جبریلؑ امین نے ایک وحیِ خفی کے ذریعے سے بتایا ہے کہ کسی متنفس کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے۔ سنو، تو پھر اللہ سے ڈرو اور دنیا کمانے کی سرتوڑ کوشش نہ کرو، بلکہ حدودِ حلال وحرام کا لحاظ رکھتے ہوئے مناسب کوشش کرو اور زیادہ توجہ اور کوشش آخرت کے معاملات میں صرف کرو۔ اور خدا کی نافرمانی کر کے تم جو رزق حاصل کرنا چاہو گے اسے حاصل نہ کر سکو گے۔ اس لیے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسے تو اطاعت اور فرمانبرداری کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے''۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کی نیت آخرت کی تیاری کی ہو، اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے، اس کی پریشانیاں سمیٹ دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر خود ہی اس کے پاس آ جاتی ہے۔ اور جس شخص کی نیت دنیا کمانے کی ہو، اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں بھوک پیدا کر دیتا ہے (یعنی جتنا بھی اسے مل جائے وہ سیر نہیں ہوتیں)، اس کے کاموں کو اس طرح بکھیر دیتا ہے کہ وہ ان ہی میں اُلجھا رہتا ہے، اور ملتا وہی کچھ ہے جو پہلے سے اس کے مقدر میں لکھا ہوا ہے''۔

▫ **ریا شرک ہے**: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں شرک سے بے نیاز اور بے پروا ہوں۔ اگر کوئی شخص کسی نیک کام میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کرے تو میں اسے ردّ کر دیتا ہوں اور اس میں سے کوئی حصہ نہیں لیتا''۔

اور ایک روایت میں ہے: ''اور میں اس سے اور اس کے عمل سے بری الذمہ ہوں''۔

حضرت شداد بن اوسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''جس آدمی نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے بھی شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا اس نے بھی شرک کیا''۔